Postal Reg. No.PB\0258\2002

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ
26

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈیا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

14 ربیع الثانی 1423 ہجری 26 احسان 1381 ہش 26 جون 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 22 جون 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور پرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'نور' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔ آواز سے معلوم ہوتا تھا کہ حضور انور کو کسی قدر ضعف ہے۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

خدا کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بغض اور حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہوجانا چاہئے

......ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام......

اب تم خود سوچ لو کہ کتنے لوگ ہیں جو دینداری سے زندگی بسر کررہے اور دین کو دنیا پر مقدم کررہے ہیں۔ تم خود کسی بڑے شہر مثلاً کلکتہ، دہلی، پشاور، اور لاہور امرتسر وغیرہ کے چوک میں کھڑے ہو کر دیکھ لو ہزاروں لاکھوں لوگ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر دوڑتے پھرتے ہیں مگر ان کی یہ سب دوڑ دھوپ محض دنیا کے لئے ہوتی ہے۔ آپ کو بہت تھوڑے ایسے ملیں گے جو دین کے کام میں ایسی سرگرمی سے مشغول ہوں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر بڑے بڑے مصائب کا مقابلہ کرتے ہیں مگر دین میں نہایت بودے پائے جاتے ہیں ایک ذرا سے ابتلاء پر جھوٹ جیسی نجاست کو کھانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اور اپنی نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے کن کن حیلوں سے کام لیتے ہیں کہ گویا خدا ہی نہیں۔

انسان جتنی ٹکریں اپنی بیوی کو خوش کرنے اور اس کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے مارتا ہے اگر خدا کی راہ میں اتنی کوشش کرے تو کیا وہ خوش نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ مگر کوئی کوشش کر کے بھی دیکھے۔ اگر ایک کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو محض ایک بچہ کی خاطر وہ کیسی کیسی سختیاں جھیلتا ہے اور کس طرح کے وسائل اور تدابیر سے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کہاں کا کہاں خوار ہوتا پھرتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہیں۔

غرض یاد رکھنا چاہئے کہ انسان جب اپنی زندگی کی اصل غرض سے غافل ہوجاتا ہے تو پھر وہ اس قسم کے دھندوں اور بکھیڑوں میں سرگردان اور مارا مارا پھرتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ جتنی جلدی اس سے ہوسکے خدا سے اپنا تعلق قائم کرے جب تک اس کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا تب تک کچھ بھی نہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اگر انسان آہستہ آہستہ خدا کی طرف جاتا ہے تو خدا جلدی سے اس کی طرف آتا ہے اور اگر انسان جلدی سے اس کی راہ میں ترقی کرتا ہے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے لیکن اگر بندہ خدا سے لاپرواہ بن جائے اور غفلت اور سستی سے کام لے پھر اس کا نتیجہ بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔

ایک دفعہ سورہ کہف جس میں ذوالقرنین کا بھی ذکر ہے میں دیکھ رہا تھا تو جب میں نے اس قصہ کو غور سے پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس میں بعینہ اسی زمانہ کا حال درج ہے جیسے لکھا ہے کہ جب اس نے سفر کیا تو ایسی جگہ پہنچا جہاں کہ اسے معلوم ہوا کہ سورج کیچڑ میں ڈوب گیا ہے اور یہ اس کا مغربی سفر تھا اور اس کے بعد پھر وہ ایسے لوگوں کے پاس پہنچتا ہے جو دھوپ میں ہیں اور جن پر کوئی سایہ نہیں۔ پھر ایک تیسری قوم اسے ملتی ہے جو یاجوج ماجوج کے حالات بیان کرکے اس سے حمایت طلب کرتی ہے۔ اب مثالی طور پر تو خدا تعالیٰ نے یہی بیان کیا ہے لیکن ذوالقرنین تو اس کو بھی کہتے ہیں جس نے دو صدیاں پائی ہیں۔ اور ہم نے دو صدیوں کو اس قدر لیا ہے کہ اعتراض کا موقع ہی نہیں رہتا۔ میں نے ہر صدی پر دو صدیوں سے حصہ لیا ہے تم حساب کرکے دیکھ لو اور یہ جو قرآن میں قصص پائے جاتے ہیں تو یہ صرف قصے کہانیاں نہیں۔ بلکہ یہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جو شخص ان کو صرف قصے کہانیاں سمجھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ غرض اس حساب سے تو مجھے بھی ذوالقرنین ماننا پڑے گا۔ اور ائمہ دین میں سے بھی ایک نے ذوالقرنین سے مسیح مراد لیا ہے۔ اب خدا تعالیٰ نے اس قصہ میں مغربی اور مشرقی دو قوموں کا ذکر کیا ہے۔ مغربی قوم سے مراد تو وہ لوگ ہیں جن کو انجیل اور دیگر صحیفہ جات کا صاف شفاف پانی دیا گیا تھا مگر وہ روشن تعلیم انہوں نے ضائع کردی اور اپنے پاس کیچڑ اور گند باقی رہنے دیا اور مشرقی قوم سے وہ مسلمان لوگ مراد ہیں جو امام کے سایہ کے نیچے نہیں آئے اور دھوپ کی شعاعوں سے جھلسے جارہے ہیں۔ لیکن ہماری جماعت بہت خوش نصیب ہے اس کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے اپنے فضل سے ہدایت عطا فرمائی لیکن یہ ابھی ابتدائی حالت ہے۔

......یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہوجانا چاہئے۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ 73-70)

111واں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 111ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002ء کے انعقاد کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 دسمبر بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14ویں مجلس مشاورت بھارت کے لئے 29 دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری از راہ شفقت مرحمت فرمادی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جلسہ سالانہ قادیان و مجلس مشاورت بھارت 2002 کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

اخبار ’منصف‘ کے جواب میں

قسط-3

گزشتہ گفتگو میں ہم مذکورہ اخبار کے جواب میں تحریر کررہے تھے کہ جس طرح ہر فرقہ کے علماء نے دوسرے فرقہ کے لوگوں کو کافر، واجب القتل اور مرتد قرار دیا ہے بالکل اسی طرح سب نے ملکر جماعت احمدیہ کو کافر مرتد اور واجب القتل قرار دیا ہے اور ایسے فتاویٰ کی ہمیں رتی بھر بھی پرواہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ”کلھم فی النار“ پوری ہوئی ہے وہیں ”الا واحدۃ“ کی نشاندہی بھی ہوگئی ہے۔ اور اس سے جہاں ایک طرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود کی صداقت کا اظہار ہوا ہے وہیں دوسری طرف اس عظیم الشان پیشگوئی کے من وعن پورا ہونے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت بھی دنیا پر واضح ہوئی ہے۔

آج کی اس گفتگو میں ہم مذکورہ مضمون کے درج ذیل حصہ پر کسی قدر روشنی ڈالتے ہیں کہ:-

”قادیانی حضرات نے ختم نبوت کا بالکل الگ مفہوم بیان کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ناحق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کا الزام لگایا گیا ہے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان حاصل کرتے ہوئے ظلی طور پر کوئی بھی شخص نبی اور پیغمبر ہوسکتا ہے۔

اس مفہوم کی صحت کو ماننے سے پہلے تین امور پر غور کرنا ضروری ہے۔ ایک یہ کہ کیا اس مفہوم کو امت میں کسی فرد نے بیان کیا ہے۔؟ اس سوال کو علماء کو اندھی تقلید کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہمیں دین کا دین ہونا، رسول کا رسول ہونا، اور قرآن کا قرآن ہونا بھی ہم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ جن کے ذریعہ اور واسطہ سے ہم تک دین پہنچا ہے اسی واسطہ اور ذریعہ کو ناقابل اعتماد بتا کر اور اس کی اتباع کو اندھی تقلید کہہ کر درمیان میں سے اگر ختم کردیا جائے تو پورا دین ہی نو دو گیارہ ہو جائے گا اور دین کی تعلیم و تفہیم کے سلسلہ میں ہر شخص کی اپنی تعبیر و تشریح ہوگی۔ اس کے بعد دین بجائے ایک منضبط و مدوّن قانون و شریعت کے ایک کھلونا اور بازیچۂ اطفال بن جائے گا۔

(روزنامہ منصف حیدرآباد 13-5-2002 صفحہ 3)

منصف کے مذکورہ حوالہ کا ماحصل یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کے آخری نبی ہونے کا مطلب یہ لیتی ہے کہ آپ شرعی اعتبار سے آخری نبی ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے اشخاص درجہ نبوت پر فائز ہو سکتے ہیں جو آپ کی کامل اتباع اور پیروی کرنے والے اور آپ کی شریعت کے خادم ہوں۔

اخبار کے مضمون نگار کا سوال ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا یہی مطلب ہے تو کیا گزشتہ چودہ سو سال میں آنے والے ربانی علماء نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے۔؟ چنانچہ آج کی گفتگو میں ہم انشاء اللہ یہ ثابت کریں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا جو مفہوم جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے اس میں جماعت احمدیہ اکیلی نہیں ہے۔ ہزاروں علماء ربانی جو گزشتہ چودہ سو سالوں میں مختلف زمانوں میں آتے رہے وہ بھی جماعت احمدیہ کے اس مفہوم کی تائید و تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں وہ حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

1) ......غیر احمدی علماء عام طور پر حدیث ”لانبی بعدی“ کو اکثر کتابوں و کتابچوں میں پیش کر کے جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیتے ہیں اور خود کو سچے مسلمان لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حدیث ’لانبی بعدی‘ کی تشریح کچھ اس طرح فرماتی ہیں۔

”قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ“ (درّ منثور جلد 5 صفحہ 204 مصری)

یعنی اے لوگو! یہ تو کہا کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”لانبی بعدی“ کا غلط مفہوم بھی لیا جاسکتا ہے۔ لہذا آپ نے اپنے اس فرمان کے ذریعہ تاکید فرمادی کہ اے لوگو! آپؐ کو خاتم الانبیاء تو ضرور کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اخبار ’منصف‘ کے محولہ بالا مضمون میں کہا گیا ہے کہ ثابت کیا جائے کہ ختم نبوت کی جو تعریف جماعت احمدیہ کرتی ہے کیا امت محمدیہ میں کسی اور بزرگ نے بھی ایسی تعریف کی ہے تو اس کے لئے ہم امت محمدیہ کی اس بزرگ ہستی کا حوالہ پیش کر چکے ہیں جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا کہ نصف دین ان سے حاصل کرو۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد مسلسل و متواتر بزرگان اسلام حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بیان کردہ معانی کو ہی بیان کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ الشیخ الامام حضرت ابن قتیبہ (متوفی 26 ہجری) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذکورہ فرمان درج کر کے لکھتے ہیں:-

”لیس ھذا من قولھا ناقضا بقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانبی بعدی لانہ اراد لا نبی بعدی ینسخ ما جئت بہ“ (تاویل مختلف الاحادیث صفحہ 236)

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”لانبی بعدی“ کے مخالف نہیں ہے (یہ نہ سمجھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمارہے اور حضرت عائشہ روک رہی ہیں کہ نہیں کہنا۔ اس میں ایک پیغام ہے اور بتاتے ہیں کہ مخالف نہیں) کیونکہ حضور کا مقصد اس فرمان سے یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔ اور یہ بعینہ وہی عقیدہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ ہے اور جس پر جماعت احمدیہ قائم ہے۔

حضرت امام محمد طاہرؒ (متوفی 986ھ) بڑے مشہور و معروف بزرگ گزرے ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ کے ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:-

”ھذا ناظر الی نزول عیسی وھذا ایضا لا ینافی حدیث لانبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ“ (تکملہ مجمع البحار الانوار صفحہ 85)

کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول اس بناء پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بحیثیت نبی اللہ نازل ہونا ہے۔ اور یہ قول حدیث لا نبی بعدی کے خلاف بھی نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس قول سے یہ ہے کہ آپ کے بعد ایسا نبی نہیں ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ (متوفی 976ھ) حدیث ’لانبی بعدی‘ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

فقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لانبی بعدی ولا رسول بعدی ای ما ثم من یشرع بعدی شریعتہ خاصتہ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لانبی بعدی اور لا رسول بعدی سے مراد یہ ہیکہ آپ کے بعد شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں تو ظاہر پرست علماء کو بُری لگتی ہے

برصغیر پاک وھند کے مایۂ ناز محدث شارح مشکوٰۃ شریف حضرت السید الشریف محمد بن رسول الحسینی البرزنجی فرماتے ہیں۔

”"لانبی بعدی" ومعناہ عند العلماء انہ لا یحدث بعدہ نبی یشرع ینسخ شرعہ“ (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ صفحہ 1499 بیروت)

یعنی حدیث میں جو لانبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں اس کے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ (علماء سے مراد ربانی علماء ہیں آجکل کے دیوبندی علماء نہیں) کوئی نبی ایسی شریعت لے کر پیدا نہیں ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرتی ہو۔

کیا یہ وہی تشریح نہیں ہے جو حدیث لانبی بعدی کی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔ اب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ آپ حدیث لانبی بعدی کی کیا تشریح فرماتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں:-

”فعلمنا بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لانبی بعدی ولا رسول ان النبوۃ قد انقطعت والرسالۃ انما یرید بھا التشریع“ (قرۃ العینین فی تفصیل الشیخین صفحہ 319)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا نبی بعدی ولا رسول سے ہمیں معلوم ہوگیا کہ جو نبوت و رسالت منقطع ہوئی ہے وہ نئی شریعت والی نبوت ہے۔

طریقہ نوشاہیہ قادریہ کے امام حضرت شیخ نوشاہ گنج قدس سرہ کے فرزند حضرت حافظ برخوردار (متوفی 1093ھ) جو برصغیر ہند پاک میں بڑے احترام سے دیکھے جاتے ہیں حدیث لانبی بعدی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”والمعنی لانبی بنبوۃ التشریع بعدی الا ما شاء اللہ من الانبیاء والاولیاء“ (نبراس صفحہ 445)

یعنی اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو نئی شریعت لے کر آئے۔ ہاں اللہ جو چاہے انبیاء اولیاء میں سے بے شک بھیج دے۔

نامور صوفی ابوعبداللہ محمد بن علی حسین الحکیم الترمذی (وفات 308ھ) موجودہ زمانہ کے ملاؤں کی ختم نبوت کی تشریح کو جاہلوں کی تشریح قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”یظن ان خاتم النبین تاویلہ انہ آخرھم مبعثا فای منقبۃ فی ھذا ؟وای علم فی ھذا ؟ ھذا تاویل البلہ الجھلۃ“ (کتاب ختم الاولیاء صفحہ 341 مطبعۃ الکاثولیکیہ بیروت)

فرماتے ہیں جو یہ خیال کرتا ہے کہ خاتم النبین کی تشریح یہ ہے کہ آپ مبعوث ہونے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں بھلا اس میں آپ کی کیا فضیلت اور شان؟ اور اس میں کونسی علمی بات ہے؟ یہ تو احمقوں اور جاہلوں کی تشریح ہے۔ بالکل یہی عقیدہ مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ کا ہے۔ فرماتے ہیں:-

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اَلْجَبَّار کے معنی ہیں: سنوارنے والا، ہمارے بگاڑوں پر اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا۔ اصلاح کی توفیق دینے والا۔ ان معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مُصلح بھی بنتی ہے۔

جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے

(آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کے اصلاح کرنے کی صفت کے مضمون کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۹؍ اپریل ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۹؍ شہادت ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ اياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ. سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾(سورة الحشر :۲۴)

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت جبّاریت کے مختلف لغوی معانی میں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کئے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ کی صفت جبّاریت کا کچھ مضمون بھی گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا۔ آج اسی ذکر کو آگے بڑھاتے ہوئے بعض اور پہلوؤں سے صفت جبّار کو بیان کیا جاتا ہے۔

عربی لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں لکھا ہے:

اَلْجَبْرُ ٹوٹنے کے برعکس جوڑنے کے معنی رکھتا ہے جیسے اُس نے ہڈی کے ٹوٹنے کے بعد اس کو درست کر دیا اور فقیر کو غنی کر دیا۔ اور یتیم کی کفالت کی۔ چنانچہ جب جَبَرْتُ فَاقَةَ الرَّجُلِ کہا جائے گا تو مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس شخص کو غنی کر دیا۔

ابو علی الفارسی کہتے ہیں کہ جَبَرَهٗ کا معنی ہے: اس نے اس کو غربت کے بعد غنی کر دیا۔

ابن سیدہ نے اس کے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ اس نے اس شخص پر احسان کیا۔

علامہ ابن اثیر اپنی کتاب "اَلنِّهَایَةُ فِیْ غَرِیْبِ الْاَحَادِیْث" میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث "وَ جَبَّارُ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطَرَاتِهَا" میں لفظ جبّار کا استعمال ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے اور درست کرنے کے معانی کو مدّنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ اس پہلو سے اس حدیث کے یہ معنے ہوں گے کہ اے وہ ذات جس نے اپنی معرفت سے دلوں کو ان کی فطرت پر قیام اور ثبات بخشا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحشر کی اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

الجبّار: سنوارنے والا، ہمارے بگاڑوں پر اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا، اصلاح کی توفیق دینے والا۔ (حقائق الفرقان۔ جلد ۴۔ صفحہ ۷۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی الجبّار کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "بگڑے ہوئے کا بنانے والا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰۔ صفحہ ۳۷۵)

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ"۔ (ترمذی کتاب الصلوۃ باب مایقول بین السجدتین)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دُعا کیا کرتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ"۔ اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرے بگڑے کام سنوار دے، مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔

حضرت ضُمْرَة ابن حَبِیْب روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت اُمّ سلمہ کے پاس اُن کے خاوند ابو سلمہؓ کی وفات کے موقع پر تعزیت کرنے کے لئے تشریف لائے اور آپؐ نے یہ دعا کی: اَللّٰهُمَّ عَزِّ حُزْنَهَا وَاجْبُرْ مُصِیْبَتَهَا وَ اَبْدِلْهَا بِهَا خَیْرًا مِّنْهَا۔ یعنی اے میرے اللہ! اُمّ سلمہ کے غم کا مداوا کر اور اس کی مصیبت کی تلافی فرما اور اس کے فوت شدہ خاوند کے بدلہ میں اسے بہتر خاوند عطا فرما۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُمّ سلمہ کے غم کا مداوا کیا اور ان کی مصیبت کی تلافی بھی فرمائی اور اُنہیں اُن کے پہلے خاوند سے بدرجہا بہتر خاوند (یعنی آنحضرت ﷺ) عطا فرمائے۔

(الطبقات الکبری لابن سعد، جلد نمبر ۸۔ ذکر ازواج رسول اللہ ﷺ)

اب تک جبّار کے جو معانی کئے گئے ہیں، ان کی روشنی میں آج خاص طور پر الجبّار بمعنی سنوارنے والا، ہمارے بگاڑوں پر اصلاح کے سامان پیدا کرنے والا اور بقول علامہ ازہریؒ "پسندیدہ دین کی اصلاح فرمانے والا" کے مضمون کو بیان کیا جائے گا۔ مختصراً اتنا یاد رکھیں کہ جبّار مبالغہ کا صیغہ ہے جو جبر سے مشتق ہے اور جبر کے معنے ہیں ٹوٹے ہوئے کو جوڑنا اور کسی کے حال کی اصلاح کرنا اور کسی کو زور غلبہ سے کسی کام پر آمادہ کرنا۔ پہلی صورت میں یہ اسم جمالی ہوگا اور دوسری صورت میں جلالی۔

جبّار کے ان معنوں کی رو سے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت مُصلح بھی بنتی ہے اور اس کی بنیاد ہمیں قرآن کریم کی ان آیات میں ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

﴿فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ﴾(یونس :۸۲)

پس جب انہوں نے ڈال دیا (جو ڈالنا تھا) تو موسیٰ نے کہا جو تم لائے ہو وہ محض نظر کا دھوکہ ہے۔ اللہ یقیناً اُسے باطل کر دے گا۔ یقیناً اللہ مفسدین کے عمل کو صحیح قرار نہیں دیتا۔

سورۃ الانبیاء :۹۱: ﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ. اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا. وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ﴾

پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اسے یحیٰ عطا کیا اور ہم نے اس کی بیوی کو اس کی خاطر تندرست کر دیا۔ یقیناً وہ نیکیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور ہمیں چاہت اور خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے جھکنے والے تھے۔

سورۃ الاحزاب آیات ۷۱۔۷۲: ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا

يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ . وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔

سورۃ محمدؐ :۳:﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَالْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ . كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ﴾۔

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا، اور وہی ان کے رب کی طرف سے کامل سچائی ہے، اُن کے عیوب کو وہ دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا۔

پھر سورۃ محمد کی آیات ۵ تا ۷:﴿وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ. وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ﴾۔

اور وہ لوگ جنہیں اللہ کی راہ میں سخت تکلیف پہنچائی گئی، ان کے اعمال وہ ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ انہیں ہدایت دے گا اور ان کے حال درست کر دے گا۔ اور انہیں اس جنت میں داخل کرے گا جسے ان کی خاطر اُس نے بہت اعلیٰ بنایا ہے۔

شریک کہتے ہیں کہ جامع ابن شداد نے ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے ہمیں بتایا کہ آنحضورﷺ ہمیں کچھ کلمات سکھایا کرتے تھے۔ اور وہ ہمیں ویسے نہیں سکھاتے تھے جس طرح ہمیں تشہد سکھایا کرتے تھے (اور وہ کلمات یہ ہیں) اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے اور ہمارے آپس کے معاملات درست فرمادے۔ اور سلامی کے رستوں کی طرف ہماری رہنمائی فرما۔ اور ظلمات سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا اور ہمیں ظاہری اور باطنی فواحش سے بچائے رکھ اور ہمارے لئے برکت رکھ دے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں اور ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں اور ہم پر فضل کے ساتھ متوجہ ہو یقیناً تو ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں تو اپنی نعمتوں پر شکر کرنے والا بنا۔ اس حال میں کہ ان نعمتوں کی وجہ سے ہم تیری ثنا کرنے والے ہوں۔ ہمیں ان کو حاصل کرنے کے قابل بنا۔ اور تو ان نعمتوں کو ہم پر پورا فرما۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشھد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہئے کہ وہ "اَلْحَمْدُلِلّٰه" کہے۔ اور چاہئے کہ اس کا بھائی یا اس کا ساتھی "اَلْحَمْدُلِلّٰه" سننے کے بعد "يَرْحَمُكَ اللّٰه" کہے۔ پس جب وہ اسے "يَرْحَمُكَ اللّٰه" کہہ لے تو چھینک مارنے والا اس کو یہ دعا دے "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے سارے کام درست فرمادے۔ (بخاری کتاب الادب، باب اذا عطس کیف یُشمّت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میرے لئے میرے دین کی اصلاح کر دے جو میرے تمام معاملات کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اور میرے لئے میری دنیا کی بھی اصلاح فرمادے جو میرے زندگی گزارنے کا سامان ہے۔ اور میرے لئے میری آخرت کی بھی اصلاح فرمادے جس کی طرف میرا لوٹنا ہے اور میری زندگی کو میرے لئے ہر خیر میں آگے بڑھنے کا موجب بنادے اور موت کو ہر شر سے محفوظ ہو جانے کا ذریعہ بنادے۔ (مسلم. کتاب الذکر)

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابوبکرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مصیبت زدہ (کی دعاؤں میں سے) یہ دعا بھی ہے کہ اے اللہ! مَیں تیری ہی رحمت کا امیدوار ہوں۔ پس مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا۔ تُو میرے ہر معاملہ کی اصلاح فرمادے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل. مسند البصریین)

حضرت ابوامامہ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ عصا کا سہارا لیتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب ہم نے آپؐ کو دیکھا تو ہم (احتراماً) کھڑے ہوگئے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تم ویسے مت کرو جیسے اہل فارس اپنے بڑے لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے دعا کریں۔ آپؐ نے دعا کی کہ اللہ ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہم سے قبول فرما، اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور آگ سے نجات بخش اور ہمارے ہر معاملہ کی اصلاح فرمادے۔

راوی کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آپؐ ہمارے لئے مزید دعا کریں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: کیا مَیں نے تمہارے لئے سب کچھ (اسی دعا میں) جمع نہیں کر دیا۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الدعا)

یعنی مَیں تو تم سب کے لئے اور بھی بہت سی دعائیں کرتا رہتا ہوں۔

مسند احمد بن حنبل میں روایت ہے: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کے لئے پانی لے کر حاضر ہوا۔ آپؐ نے وضو فرما کر یہ دعا پڑھی: اے اللہ! میرے لئے دین کی اصلاح فرمادے اور مجھے وسعت عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(مسند احمد بن حنبل. مسند المکثرین)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ   فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

یعنی اے میرے اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے۔ پس تُو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرمادے۔ (بخاری. کتاب الرقاق)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کیا کرو۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے ایمانوں کی تجدید کیسے کریں؟ آپؐ نے فرمایا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا کثرت سے ورد کیا کرو۔ (مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المکثرین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جن ارشادات کا مجھے علم ہے اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر کسی ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لئے اُس کے دین کی تجدید کرے گا۔

(سنن ابوداؤد. کتاب الملاحم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اور اس کتاب پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی اور وہی حق ہے خدا ان کے گناہ دور کرے گا اور ان کے حال چال کو درست کرے گا"۔

(نورالقرآن نمبر ۱، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور وہ کلام جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا اس پر ایمان لائے اور وہی حق ہے، ایسے لوگوں کے خدا گناہ بخش دے گا اور ان کے دلوں کی اصلاح کرے گا۔ اب دیکھو کہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کی وجہ سے کس قدر خدا تعالیٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے کہ ان کے گناہ بخشتا ہے اور ان کے تزکیۂ نفس کا خود متکفل ہوتا ہے۔ پھر کیسا بدبخت وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور غرور اور تکبر سے اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے"۔ (حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۳)

مصلح کی صفات بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ مَیں نہایت خیر خواہی سے کہہ رہا ہوں خواہ کوئی میری باتوں کو نیک ظنی سے سنے یا بدظنی سے، مگر مَیں کہوں گا کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلّم نے یہی تعلیم دی ہے، لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے،

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیر خواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانہ میں رشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے وہ آج کل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے جو جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت میری نصیحت یاد رکھیں"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۶۲۔جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے اُن کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے۔ اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔" (لیکچر لاہور۔ صفحہ ۴۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں، وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ مَیں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ مَیں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ .... پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور پُرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو ان کی غلطی ان پر ظاہر کر دے گا۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہیں کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳۔ صفحہ ۷ تا ۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو اصلاح کے لئے صبر شرط ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ تزکیہ اخلاق اور نفس کا نہیں ہو سکتا جب تک کسی مزکّی نفس انسان کی صحبت میں نہ رہے۔ اوّل جو دروازہ کھلتا ہے وہ گندگی دُور ہونے سے کھلتا ہے۔ جن پلید چیزوں کو مناسبت ہوتی ہے وہ اندر رہتی ہیں۔ لیکن جب کوئی تریاقی صحبت مل جاتی ہے تو اندرونی پلیدی رفتہ رفتہ دُور ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پاکیزہ روح کے ساتھ جس کو قرآن کریم کی اصطلاح میں روح القدس کہتے ہیں تعلق نہیں ہو سکتا جب تک کہ مناسبت نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تعلق کب تک پیدا ہو جاتا ہے۔ ہاں "خاک شور پیش از انکہ خاک شوی" پر عمل ہونا چاہئے۔ اپنے آپ کو اس راہ میں خاک کر دے اور پورے صبر اور استقلال کے ساتھ اس راہ میں چلے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور اس کو وہ نور اور روشنی عطا کرے گا جس کا وہ جویا ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول۔ صفحہ ۴۵۹۔ جدید ایڈیشن)

جویا کے معنے ہیں چاہنے والا، خواہش رکھنے والا۔

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو۔ کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے۔ وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جو ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اور لوگوں کی طرف رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ مومن وہ ہے جو سب سے اوّل خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۹۷۔جدید ایڈیشن)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات پیش کرتا ہوں۔

مارچ ۱۸۸۲ء کا الہام ہے: "رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ"۔(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۲۶۶ بقیہ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۱)

کہ "اے میرے ربّ امت محمدیہ کی اصلاح کر"۔(تذکرہ صفحہ ۴۷ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ایک الہام ہے ۱۸۹۸ء کا: "قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۱۸۔ تذکرہ صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اور اس الہام کی ایک اور ورشن (Version) جو مجھے یاد ہے وہ یہ ہے کہ قادر ہے وہ بارگہ جو ٹوٹا کام بناوے۔ مگر یہاں جو سامنے لکھا ہوا ہے وہ ہے 'قادر ہے وہ بادشاہ ٹوٹا کام بناوے'۔

۱۸ر ستمبر ۱۸۹۳ء: "مَیں نے خواب میں دیکھا کہ اوّل گویا کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ میرا نام فتح اور ظفر ہے اور پھر یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے"۔ "اَصْلَحَ اللّٰهُ اَمْرِیْ كُلَّهٗ"۔

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱۷)

"خدا تعالیٰ میرا تمام کام درست کر دے"۔(تذکرہ صفحہ ۲۲۸ مبطوعہ ۱۹۶۹ء)

"اَصْلِحْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِیْ"۔ یہ الہام کہ "اَصْلِحْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِیْ" اس کے یہ معنے ہیں کہ اے میرے خدا! مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔ یہ الہام در حقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام بتلایا ہے اور وہ یہ الہام ہیں:

"خَرُّوْا عَلَى الْاَذْقَانِ سُجَّدًا. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ. تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ. لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔

یعنی بعض سخت مخالفوں کا یہ انجام ہو گا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمارے گناہ بخش، ہم خطا پر تھے۔ اور مجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی۔ اس کا یہ جواب ہو گا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔ یہ اس وقت ہو گا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہوں گے۔ آخر سعید لوگوں کے دل کھل جائیں گے۔ اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اس کی نصرت اور تائید ہو سکتی تھی۔ تب یکدفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہو جائے گی اور وہ حق کو قبول کر لیں گے۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ مورخہ ۲۵/اپریل ۱۹۰۶ء صفحہ ۴۔تذکرہ صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

گاؤں نائک ساہی (کیرنگ، اڑیسہ) میں تبلیغی جلسہ

اللہ کے فضل سے ۱۷ رمئی کو بعد نماز مغرب وعشاء کیرنگ سے دو کلومیٹر کی دوری پر واقع ایک ہندو بستی 'نائک ساہی' میں جناب سہدیو نائک صاحب کے مکان پر تبلیغی جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ موصوف نے اپنا نیا مکان بنایا ہے اور انہیں دعاؤں پر بہت یقین ہے جلسہ کے تمام اخراجات موصوف نے خود برداشت کئے۔ جماعت احمدیہ کیرنگ کی طرف سے پچاس انصار، خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں گاؤں کے ہندو احباب بھی جلسہ میں شامل تھے اور باقی لوگ اپنے اپنے گھروں میں جلسہ سن رہے تھے۔ اس گاؤں میں تقریباً ۳۰ ہندو فیملی آباد ہے۔

یہ جلسہ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کیرنگ کی اڑیہ زبان میں توحید باری تعالی پر ہوئی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ بہوہ (یوپی) نے ہستی باری تعالی پر کی۔ تیسری اور آخری تقریر خاکسار نے بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور آپسی بھائی چارہ اور اتحاد و اتفاق پر کی۔ دعا کے بعد مکرم سہدیو صاحب نے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی۔ اللہ تعالی موصوف کو اخلاص میں بڑھائے ان کا نیا مکان بابرکت کرے اور انہیں اور گاؤں والوں کو حق کے شناخت کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
کی حیرت انگیز صداقت کے نشانات کا ظہور

محمد عظمت اللہ قریشی صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بنگلور

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ آج سے تقریباً ایک سو اٹھارہ انیس سال پہلے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر یہ دعویٰ فرمایا کہ آپ ہی امام مہدی و مسیح موعود ہیں جن کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی موجودہ زمانے کیلئے کی گئی پیشگوئیوں میں ہے۔ اور آپ نے باذن الٰہی 23 مارچ 1889 کو احیائے اسلام و غلبہ اسلام کے آسمانی مقصد کیلئے جماعت احمدیہ کا قیام فرمایا۔ آپ نے یہ بھی دعویٰ فرمایا کہ آپ وہی موعود اقوام عالم ہیں جن کا ذکر کم و بیش تمام مذاہب کی پیشگوئیوں میں موجود ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعویٰ کوئی معمولی دعویٰ نہیں تھا جسے سرسری نظر سے دیکھ کر کوئی خاموش رہ جاتا یہ دعویٰ ایسا تھا کہ تمام مذاہب کو تمام اقوام عالم کو مذہب اسلام کی دعوت دینے والا چیلنج تھا۔ اسلئے تمام مذاہب کے علماء ہندو پنڈت و عیسائی پادری آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ اور علمائے اسلام کو اپنی گدیاں چھن جانے کا خوف تھا اسلئے یہ بدبخت گروہ آپ کا انکار کرتے ہوئے دشمنی پر اتر آیا بلکہ اسلام دشمنوں سے ملکر آپ کے خلاف سازشیں کر کے ظلم پر ظلم کرتا چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں بے شمار نشان زمین و آسمان سے ظاہر کئے۔ مگر ان علمائے سوٗ کے دلوں کے اندھیرے اور زیادہ گہرے ہوتے چلے گئے۔ احمدیت سے ان بدبختوں کی دشمنیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور مبارک تک ہی محدود ہو کر ختم نہیں ہوگئیں بلکہ آج ہزاروں گنا زیادہ ہو کر جاری ہیں۔ جو بیج ظلم و ستم کے انہوں نے بوئے تھے اس کی فصل آج یہ کاٹ رہے ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ٹھیک سو سال بعد پھر نہایت شان سے پوری ہو رہی ہیں۔ اس اعتبار سے 1902ء کو 2002ء سے ایک نسبت ہے۔

(اخبار بدر 3 جنوری 2002ء)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 17 اکتوبر 1902ء کو پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

''اور وہ آفات جن کا مسیح موعود کے زمانے میں ظاہر ہونا مقدر ہے ان میں سب سے بڑی مصیبت یاجوج ماجوج اور منحوس دجال کا خروج ہے اور وہ مسلمانوں کیلئے خدائے ودود سے دوری اور نافرمانی کے وقت ظاہر ہونگے اور وہ مسلمانوں کیلئے سخت مصیبت کا باعث ہونگے۔ جس طرح یہود پر (حضرت مسیح ناصریؑ کو سخت دکھ دینے کی وجہ سے) تاریخی مصیبت نازل ہوئی تھی اسی طرح مسلمانوں پر (حضرت مسیح موعودؑ اور ان کی جماعت کو سخت دکھ پہنچانے پر) سخت مصیبت نازل ہوگی۔

اور جان لے کہ یہ یاجوج اور ماجوج دو ایسی قومیں ہیں جو اپنی لڑائیوں اور مصنوعات میں آگ کا استعمال کریں گی۔ آگ کے استعمال کی وجہ سے ان دونوں طاقتوں (روسی بلاک اور اینگلو امریکن بلاک) کو یاجوج کا نام دیا گیا کیونکہ اجیج یعنی بھڑکنا آگ کی صفت ہے ان کی جنگ ناری مادہ کے ساتھ ہوگی اور وہ لڑائیوں میں ناری مادہ کے استعمال کی وجہ سے دنیا کی سب قوموں پر چھا جائیں گی۔ انہیں کوئی پہاڑ یا سمندر روک نہیں سکے گا۔ اور بادشاہ ان کے سامنے خوف کے مارے اطاعت پر مجبور ہونگے۔ اور کسی کو ان کے مقابلے کی تاب نہ ہوگی اور وہ ایک موعود وقت تک سب کو اپنے پاؤں تلے روندتے چلے جائیں گے۔ جو بھی ان دونوں پتھروں کے درمیان آئے گا خواہ اس کی کس قدر بڑی سلطنت ہو آٹے کی طرح پس جائے گا۔ اور ان دونوں بڑی طاقتوں کی وجہ سے زمین پر سخت زلزلہ برپا ہوگا۔ پہاڑ اور پہاڑ جیسی طاقتیں ہل جائیں گی اور نہ کوئی فریاد عرش الٰہی تک پہنچے گی اور مسلمانوں کو ایسی مصیبت پہنچے گی جو انکے اموال، اقبال اور عزتوں کو کھا جائے گی۔ اور مسلمان بادشاہوں کے مخفی اور پوشیدہ رازوں و اسرار کو پالیا جائے گا اور لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہ خدا کی نافرمانی اور گناہوں کی وجہ سے خدا کے غضب کے مورد ہیں اور ان کا رعب و اقبال و شان و شوکت جاتی رہے گی اسلئے کہ وہ متقی نہ ہونگے وہ دشمنوں سے ایک طریق سے مقابلہ کریں گے اور سات طریق سے شکست کھا جائیں گے اس لئے کہ انکے اعمال اچھے نہ ہوں گے اور وہ لوگوں سے احسان کا سلوک نہ کریں گے وہ لوگوں کو دکھاوے کی خاطر کام کریں گے مگر حقیقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق اور سنت پر عمل نہیں کریں گے اور نہ وہ دیندار ہوں گے۔

سو ایسے دگرگوں حالات اور وقت میں مسیح موعود (اس کا خلیفہ اور اسکی جماعت کے افراد) اپنے رب جلیل کے حضور دعا کیلئے کھڑے ہوں گے اور رات بھر درد بھری آواز کے ساتھ خدا سے دعا کریں گے جس طرح برف آگ سے پگھل جاتی ہے اسی طرح پگھلے ہوئے دل کے ساتھ مسیح موعود (اسکا خلیفہ اور جماعت کے افراد) مسلمانوں پر نازل ہونے والی سخت مصیبت پر خدا تعالیٰ کے حضور آنسو بہا بہا کر تضرع اور ابتہال سے دعائیں کریں گے تب مسیح موعود اس کا خلیفہ اور جماعت کی دعائیں سنی جائیں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے حضور ان کا ایک مقام ہے۔ تب نصرت اور پناہ دینے والے فرشتے نازل ہوں گے اور اس وقت اللہ تعالیٰ جو چاہے گا سو کرے گا اور لوگوں کو تکالیف اور مصائب سے نجات عطا فرمائے گا۔ تب مسیح موعود کا مقام زمین پر لوگوں کو معلوم ہوگا جیسا کہ آسمان پر ہے اور تب مسیح موعود کی قبولیت عوام اور امراء میں پھیلے گی یہاں تک کہ بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی جناب سے ہوگا اور لوگوں کی نگاہ میں عجیب ہے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 317 تا 318 حاشیہ)

آپ حضور علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو ذہن میں رکھ کر امریکہ اور اسکے اتحادیوں کے عراق اور افغانستان میں حالیہ کردار کو دیکھیں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ پیشگوئی کس شاندار طریق پر پوری ہوئی ہے۔

اور جہاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''کیا خدا نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم خواہ نخواہ بغیر ثبوت کسی جرم کے ایسے انسان کو کہ نہ ہم اسے جانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے غافل پا کر چھری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں یا بندوق سے اسکا کام تمام کر دیں کیا ایسا دین خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ یونہی بے گناہ بے جرم بے تبلیغ خدا کے بندوں کو قتل کرتے جاؤ اس سے تم بہشت میں داخل ہو جاؤ گے ...... یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے کوئی مولوی ہے جو اسکا جواب دے۔ نادانوں نے جہاد کا نام سن لیا ہے اور پھر اس بہانے سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے۔''

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص 13)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1900ء میں جہاد بالسیف کی حرمت کا فتویٰ دیا تھا۔ اور اس تعلق میں ایک نظم جہاد بالسیف کی ممانعت پر تحریر فرمائی تھی۔ اس نظم کے نیچے حاشیہ میں حضور علیہ السلام نے اپنے ایک زبردست الہام اور کشف کا ذکر فرمایا ہے۔ الحمد للہ کہ آپ کا یہ کشف آج کے دور میں بعینہٖ پورا ہو کر آپ کی صداقت پر ایک عظیم الشان گواہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سیدِ کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح کر دے گا جنگوں کا التواء
یہ حکم سن کے جو بھی لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو گر اہل کوئی ہے

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

آج 2 جون 1900ء بروز شنبہ بعد دوپہر دو بجے کے وقت مجھے تھوڑی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا دکھلایا گیا اس کی آخری سطر میں لکھا تھا: ''اقبال'' میں خیال کرتا ہوں کہ آخری سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا یعنی انجام با اقبال ہے۔ پھر ساتھ ہی الہام ہوا ''قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے، کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے''۔ اس کے یہ معنی مجھے سمجھائے گئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائیں گے کہ جس سے کافر کہنے والے جو مجھے کافر کہتے تھے الزام میں پھنس جائیں گے اور خوب پکڑیں جائیں گے اور کوئی گریز کی جگہ ان کیلئے باقی نہ رہے گی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے۔ اس کے بعد 3 جون 1900ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا کہ ''کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے، جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے۔'' یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت ایسی پوری ہوگئی کہ ان کیلئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی۔ یہ آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل ظاہر ہو جائے گی کہ فیصلہ کر دے گی۔''

(تحفہ گولڑویہ مطبوعہ 1900ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم اور عدل بن کر آئے تھے۔ آپ کے فتویٰ التواء جہاد کے برخلاف مولویوں نے افغانستان میں حال میں جہاد کیا تو اس کا کیا حال ہوا۔ ملاحظہ فرمایئے ہفت روزہ نشیمن لکھتا ہے:

'' امت مسلمہ کو اس جنگ میں زبردست جانی نقصان پہنچا۔ صرف پاکستان سے 14 تا 15 ہزار پاکستانی شوق جہاد میں افغانستان گئے تھے اور کئی دنوں تک پہاڑوں اور غاروں میں امریکن فوجیوں کا انتظار

کرتے رہے اور آخر میں افغانوں کے محاصرے میں آ گئے اور انہیں اذیت ناک موت دے کر مارا گیا...... اس جنگ میں پورا عالم اسلام بری طرح ہزیمت اور نفرت کا شکار ہوا۔ امریکہ اور یوروپ میں ہزاروں مسلمان گرفتار ہوئے پولیس کے تشدد کا نشانہ بنے اپنی عزت نفس کھو بیٹھے۔ دنیا کے 150 کروڑ مسلمان دہشت گرد قرار پا گئے۔ پاکستان کی دونوں سرحدیں غیر محفوظ ہو گئیں۔ افغانستان کے ہزاروں لوگ مارے گئے پہاڑوں پر بمباری کی وجہ سے پانی کے قدرتی ذخیرے زہر آلود ہو گئے کابل سے ہرات تک قندھار سے مزار شریف تک سڑکوں پر لاشوں کا فرش بچھ گیا ہزاروں عورتیں بیوہ لاکھوں بچے یتیم لڑکیاں بے آبرو ہوئیں کیا ہم سوچ نہیں سکتے تھے کہ ایسا ہوگا۔'' (23-12-2001)

نشیمن لکھتا ہے: ''مزار شریف قندوز ہرات کابل اور دیگر مقامات پر شمالی اتحاد کے ظالموں، جلادوں اور سفاکوں نے پاکستان اور دیگر مقامات سے جہاد کیلئے گئے ہوئے مسلمانوں کیساتھ جو کچھ کیا ہے اس نے ہٹلر کے نازیوں اور جاپان کے چنگیزوں کو بھی مات دیدی۔ کہا جاتا ہے کندوز میں جو ہیومن ٹریجڈی ہوئی وہ جنگوں کی سوسالہ تاریخ میں بھی نہیں ہوئی...... مثلاً شمالی اتحاد کے لوگ مجاہدین کو پکڑتے ہیں ان کا سر قلم کرتے ہیں اور گردن میں سوراخ کر کے اس میں پٹرول بھر کر آگ لگاتے ہیں۔ گردن سے خون شعلوں کی طرح نکلتا ہے۔ نعش زمین پر تڑپتی ہے اور اچھلتی ہے تو یہ لوگ اطراف کھڑے ہو کر تالیاں بجاتے ہیں۔ اس شرمناک شیطانی ڈرامے کا نام رقص بسمل رکھا گیا ہے۔ پاکستان اور عرب سے آئے ہوئے نوجوانوں کو خاص طور پر اس کھیل کیلئے چنا جاتا ہے۔ کیونکہ نوجوانوں کی نعشیں زیادہ دیر تک تڑپتی ہیں دوستم کے سپاہیوں نے پاکستانیوں کو مارنے کے نرالے طریقے بھی نکالے ہیں۔ مثلاً تنگ و تاریک کوٹھریوں میں جانوروں کی طرح قیدیوں کو ہانکتے اور دروازہ بند کر کے چار چار دن تک چھوڑ دیتے۔ یعنی نہ کھانے کیلئے دیتے نہ پینے کیلئے۔ نہ کوٹھری میں بیٹھنے کی جگہ ہوتی نہ سونے کی۔ اس پر کھڑکی میں سے جھانک کر کہتے تم جہادی ہو ابھی چکھاتے ہیں تم کو اصلی جہاد کا مزہ۔ یہ کہہ کر پٹرول پھینکتے اور ماچس دکھاتے ہیں پھر دیکھتے ہی دیکھتے کوٹھری کے اندر رقص بسمل شروع ہو جاتا۔ آگ کی لپٹوں میں قیدی جلتے، چیخ و پکار اور فریاد کرتے اور مر کر گر پڑتے۔ ان کے جسم سے چربی پگھلتی اور جسم موم بتی کی طرح جلتا رہتا۔
(نشیمن 2002-12-23)

اس پر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خواب یاد آ گیا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''عرصہ تقریباً 50 برس کا گزر گیا ہے کہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے کہ ایک بہت لمبی نالی ہے جو کئی کوس تک چلی جاتی ہے۔ اور اس نالی پر ہزار ہا بھیڑیں لٹائی ہوئیں ہیں۔ اس طرح پر کہ بھیڑوں کے سر نالی کے کنارہ پر ہیں اس غرض سے کہ تا ذبح کرتے وقت ان کا خون نالی میں گرے۔ اور باقی حصہ ان کے وجود کا نالی سے باہر رہے۔ اور نالی شرقاً غرباً واقع ہے۔ اور بھیڑوں کے سر نالی پر جنوب کی طرف سے رکھے گئے ہیں اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے۔ اور ان تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھری ہے جو ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کی اجازت کے منتظر ہیں۔ اور میں اس میدان میں شمالی طرف پھر رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں بھیڑوں کو ذبح کرنے کیلئے مستعد بیٹھے ہیں۔ محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے تب میں ان کے نزدیک گیا اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم اس کی پرستش نہ کرو اور اس کے حکموں کو نہ سنو اور میرا یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے سمجھ لیا کہ ہمیں اجازت ہو گئی۔ گویا میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے۔ تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے فی الفور اپنی بھیڑوں پر چھریاں پھیر دیں اور چھریوں کے لگنے سے بھیڑوں نے ایک دردناک طور سے تڑپنا شروع کر دیا۔ تب فرشتوں نے سختی سے ان بھیڑوں کی گردن کی تمام رگیں کاٹ دیں۔ اور کہا کہ تم چیز کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ایک سخت وبا ہوگی اور اس سے بہت سے لوگ اپنی شامت اعمال سے مریں گے۔
(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 423-424)

اب میں ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 187 کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ اس میں نصیحت بھی ہے اور انتباہ بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ہمارا گروہ ایک سعید گروہ ہے جس نے اپنے وقت پر اس بندہ مامور کو قبول کر لیا ہے جو آسمان اور زمین کے خدا نے بھیجا ہے اور ان کے دلوں نے قبول کرنے میں کچھ تنگی نہیں کی کیونکہ وہ سعید تھے اور خدائے تعالیٰ نے اپنے لیے چن لیا تھا عنایت حق نے انہیں قوت دی اور دوسروں کو نہیں دی اور ان کا سینہ کھول دیا اور دوسروں کا نہیں کھولا۔ سو جنہوں نے لے لیا انہیں اور بھی دیا جائے گا اور ان کی بڑھتی ہوگی۔ مگر جنہوں نے نہیں لیا ان سے وہ بھی لیا جائے گا جو ان کے پاس پہلے تھا۔ بہت سے راست بازوں نے آرزو کی کہ اس زمانہ کو دیکھیں مگر دیکھ نہ سکے مگر افسوس کہ انہوں نے دیکھا مگر قبول نہ کیا۔ ان کی حالت کو میں کس قوم کی حالت سے تشبیہ دوں ان کی نسبت یہی تمثیل ٹھیک آتی ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وعدہ کے موافق شہر میں اپنی طرف سے ایک حاکم مقرر کر کے بھیجا تا وہ دیکھے کہ درحقیقت مطیع کون ہے اور نافرمان کون اور تا ان تمام جھگڑوں کا تصفیہ بھی ہو جائے جو ان میں واقع ہو رہے ہیں چنانچہ وہ حاکم عین اس وقت میں جب کہ اس کے آنے کی ضرورت تھی آیا اور اس نے اپنے آقائے نامدار کا پیغام پہنچا دیا اور سب لوگوں کو راہ راست کی طرف بلایا اور اپنا حکم ہونا ان پر ظاہر کر دیا لیکن وہ اس کے ملازم سرکاری ہونے کی نسبت شک میں پڑ گئے۔ تب اس نے ایسے نشان دکھلائے جو ملازموں سے ہی خاص ہوتے ہیں مگر انہوں نے نہ مانا اور قبول نہ کیا اور اس کو کراہت کی نظر سے دیکھا اور اپنے تئیں بڑا سمجھا اور اس کا حکم ہونا قبول نہ کیا اس کو پکڑ کر بے عزت کیا اور اس کے منہ پر تھوکا اور اس کے مارنے کیلئے دوڑے اور بہت ہی تحقیر و تذلیل کی اور بہت سی سخت زبانی کے ساتھ اس کو جھٹلایا تب وہ ان کے ہاتھ سے وہ تمام آزار اٹھا کر جو اس کے حق میں مقدر تھے اپنے بادشاہ کی طرف واپس چلا گیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اس کا ایسا برا حال کیا کسی اور حاکم کے آنے کے منتظر بیٹھے رہے اور جہالت کی راہ سے اسی خیال باطل پر جمے رہے کہ یہ تو حاکم نہیں تھا بلکہ وہ اور شخص ہے جو آئیگا جس کی انتظار ہمیں کرنی چاہئے۔ سو وہ سارا دن اس شخص کی انتظار کئے گئے اٹھ اٹھ کر دیکھتے رہے کہ کب آتا ہے اور اس وعدہ کا باہم ذکر کرتے رہے جو بادشاہ کی طرف سے تھا یہاں تک کہ انتظار کرتے کرتے سورج غروب ہونے لگا اور کوئی نہ آیا۔ آخر شام کے قریب بہت سے پولیس کے سپاہی آئے جن کے ساتھ بہت سی ہتھکڑیاں بھی تھیں سو انہوں نے آتے ہی ان شریروں کے شہر کو پھونک دیا اور پھر سب کو پکڑ کر ایک ایک کو ہتھکڑی لگا دی اور عدالت شاہی کی طرف بجرم عدول حکمی اور مقابلہ ملازم سرکاری چالان کر دیا۔ جہاں سے انہیں وہ سزائیں مل گئیں جن کے وہ سزاوار تھے۔ سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہی حال اس زمانہ کے جفا کار منکروں کا ہوگا ہر ایک شخص اپنی زبان اور قلم اور ہاتھ کی شامت سے پکڑا جائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔''
(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 189-187 طبع اول)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب افغانستان کی معزز ترین شخصیات میں شمار ہوتے تھے۔ آپ علاقہ خوست کے باشندہ تھے۔ افغانستان کے حکمران حبیب اللہ کی تاجپوشی کے موقع پر دستار بندی کی رسم آپ نے ہی ادا کی تھی۔ 1902ء کے آخر میں آپ نے حضور علیہ السلام سے دستی بیعت بھی کی تھی۔ اس سے پہلے خط کے ذریعہ 1900ء میں بیعت کئے ہوئے تھے۔ جب آپ 1902ء میں قادیان پہنچے تو حضرت اقدس علیہ السلام کو دیکھ کر آپ کے عشق و محبت میں محو ہو گئے۔ جب آپ قادیان میں تھے تو آپ کو بار بار الہام ہوا اس راہ میں اپنا سر دے دے اور دریغ نہ کر کہ خدا نے کابل کی زمین کی بھلائی کیلئے یہی چاہا ہے۔ جب حضرت صاحبزادہ واپس اپنے ملک لوٹے تو علمائے سُو کے جھوٹے فتووں کی وجہ سے آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور قلعہ میں جس میں خود امیر کابل رہتا تھا قید کر دیا گیا۔ من سے زیادہ وزنی زنجیر آپ کو پہنا دی گئی۔ چار مہینہ آپ کو اس حالت میں رکھنے کے بعد 14 جولائی 1903 کو سنگسار کر کے شہید کر دیا گیا۔ اس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا وہ سنیے:

''عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔''

حضور علیہ السلام نے تذکرۃ الشہادتین میں ایک جگہ لکھا ہے کہ:

''اور کابل کی زمین دیکھ لے گی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائے گا۔ یہ خون کبھی ضائع نہیں جائیگا پہلے ایک غریب عبدالرحمن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہوں گے۔ چنانچہ سنا گیا ہے کہ جب شہید مرحوم کو ہزاروں پتھروں سے قتل کیا گیا تو انہیں دنوں میں سخت ہیضہ کابل میں پھوٹا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہو گئے۔ اور بعض امیر کے رشتہ دار اور اسکے عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے۔ مگر ابھی کیا ہے۔ یہ خون بڑی بے رحمی کے ساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی۔ اس نادان امیر نے کیا کیا۔ کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بے دردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔ اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بد قسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔
(تذکرۃ الشہادتین ص 76)

پس اس زمانہ سے آج تک اس بد قسمت زمین کو امن نصیب نہیں ہوا ہے۔

ہفت روزہ نشیمن لکھتا ہے:

''اسلامی قوانین اور اسلامی نظام کا افغانستان میں جو حشر ہوا، طالبان اور عوام دونوں نے ملکر اس کی جو بے حلاوتی کی اور اس کو جو نقصان پہنچایا اس کا ازالہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ سب کہہ رہے ہیں کہ اوپر سے مسلط کئے گئے نظام کا یہی حشر ہوتا ہے۔ جس نظام کی جڑیں عوام میں نہ ہوں اور وہ ڈر کے مارے کسی قانون پر عمل کرتے ہوں وہ قانون باقی نہیں رہتا۔ قانون سے اور کوڑوں سے اسلام لایا نہیں جا سکتا...... افغانستان کے عوام کی اکثریت طالبان کے ساتھ نہیں تھی۔ صرف ڈر کے مارے خاموش تھی جب وقت آیا تو طالبان کو چھوڑ کر دوسروں کے ساتھ ہو گئی۔ جس طرح طالبان نے افغانستان میں دھوکہ کھایا اسی طرح پاکستان کے نوجوانوں نے مذہبی لوگوں سے دھوکہ کھایا۔ (23-12-2002)

طالبان کی حمایت کرنے والے علماء اور ملا عمر سے ایک عالم کے سوالات:

نشیمن لکھتا ہے:

''پاکستان کے ایک عالم نے طالبان کی حمایت کرنے والی دینی اور سیاسی جماعتوں سے سوال کیا ہے کہ:

☆...... اگر افغانستان کی جنگ جہاد ہی تھی تو پھر حنبلی، حنفی، شافعی، مالکی و جعفری فرقے کے معتبر علماء نے

اسامہ بن لادن اور ملا عمر کے اعلان کردہ جہاد کو اسلامی جہاد تسلیم کرنے سے انکار کیوں کیا؟

☆...... صوفی محمد جو ہزاروں ماؤں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کو افغانستان کی جنگ کی آگ میں جھونکنے کیلئے لے گئے تھے تو کس کی ذمہ داری پر؟ کیا کسی نے پوچھا کہ کتنے لے گئے تھے اور کتنے واپس لائے؟ اسی طرح مولانا فضل الرحمٰن و مولانا سمیع الحق نے جہاد کے نعرے لگا کر دین کی کونسی خدمت کی؟

☆...... اگر فضل الرحمٰن واقعی اسلام کے پرستار اور اتحاد کے داعی ہیں تو بتائیں کہ ان کی جمعیت دو ٹکڑے کیوں ہوئی؟ شریعت کے تحت یا نفس کی تسکین کے تحت؟ کیا انانیت کے یہ پیکر عالم دین کہلانے کے لائق ہیں؟

☆...... کیا یہ جھوٹ ہے کہ قاضی حسین احمد جنرل مشرف کے خلاف تحریک چلانے کیلئے امریکہ گئے تھے اور وہاں کے اعلیٰ حکام سے بات چیت کر کے امریکہ کی خفیہ حمایت حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن جب کسی بھی بڑے عہدیدار نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا اور ان کی بات نہیں سنی تو وہ امریکہ کو گالیاں دینے لگے؟

☆...... کیا فضل الرحمٰن، سمیع الحق، شاہ احمد نورانی اور قاضی حسین احمد ہی مسلمانوں کے مقدر کا فیصلہ کرنے والے لوگ ہیں؟ دوسرا کوئی نہیں ہے؟

☆...... اس زمانہ میں مسلمانوں کو ٹیکنالوجی کی ضرورت ہے یا جہاد کی؟ اسکول بند کر کے دہشت گردی کے کیمپ کھولنا کس دین کی تعلیم ہے؟

☆...... کیا اسامہ اور ملا عمر دونوں نے معصوم اور ناپختہ ذہن بچوں کو اغواء کر کے انہیں دہشت گرد نہیں بنایا؟ کیا اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ والدین کی اجازت کے بغیر انکی اولاد کو اغواء کر لو؟

☆...... کیا یہ بات کسی کو معلوم ہے کہ 96ء میں مزار شریف اور بامیان میں ملا عمر نے 72 گھنٹوں میں 27 ہزار افراد کا قتل کر دیا جو مسلمان تھے آخر کس حکم شریعت پر انہوں نے یہ قتل عام کر دیا تھا؟

☆...... کہا جا رہا ہے کہ طالبان مناسب وقت پر پوری تیاری کے بعد پھر جہاد شروع کریں گے مگر کس سے کیا اپنے ہی بھائیوں سے؟ کیا اپنے ہی وطن کو تباہ برباد کرنے کیلئے؟

(ہفت روزہ نشیمن بنگلور 02-1-13)

خوں سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

"دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اس نے پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد 4 اپریل 1905ء میں ظہور میں آیا جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے۔"

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۴)

حضور علیہ السلام نے 2 مارچ 1906ء کو اشتہار زلزلہ کی پیشگوئی کے عنوان سے شائع فرمایا جس میں اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا:

دوستو جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
وہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ
تم یقیں جانو کہ وہ اک زجر سمجھانے کو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

"اے عزیزو آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھا ہوگا جو 28 فروری 1906ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ 3-4-14 میں نیز اپنے اشتہار اخبار الحکم اور البدر میں شائع کر دی تھی۔ سو الحمد للہ والمنہ کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔ لیکن آج یکم مارچ 1906ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے الفاظ یہ ہیں: زلزلہ آنے کو ہے۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی نہیں آیا بلکہ آنے کو ہے اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا۔

(بحوالہ حیات طیبہ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم)

آج مارچ کی ۳ تاریخ ہے۔ صوبہ گجرات ہند مسلم فسادات کی زد میں آ کر آگ اور خون کی بھیانک ہولی کھیل رہا ہے۔ گزشتہ تین چار دنوں سے گجرات کی زمین خون اور چربی سے سرخ اور چکنی ہو گئی ہے۔ ایسے بھیانک و خوفناک فسادات کسی نے دیکھے نہ ہوں گے جو گجرات میں ہو رہے ہیں۔ اس کیلئے ایک زبردست زلزلہ پہلے یہاں آیا تھا وہ بھی ان ہی ایام میں۔ کیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زبردست نشان نہیں ہے؟ اور جب تک قوم میں ملا پنڈت اور پادری کی آواز پر لبیک کہتی رہیں گی ایسا ہی حشر ان قوموں کا ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا۔ (باقی)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

آم _ ذائقہ اور تاثیر کا امتزاج

یہ بے پناہ شفائی اثرات کا حامل ہے

پھل صحت انسان کے لیے جس قدر فائدہ مند ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ اطباء کا قول ہے کہ جو شخص روزانہ پھل استعمال کرے اسے طبیب کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

آم کو پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ برصغیر کا بچہ بچہ اسکو جانتا ہے۔ یہ ایک مقبول پھل ہے۔ اور اس کا شمار برصغیر کے بہترین پھلوں میں ہوتا ہے اسمیں دنیا کے عام پھلوں سے زیادہ خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

ذائقہ تاثیر اور شفائی اثرات میں کوئی اس کا مقابل نہیں ہے۔ برصغیر میں کاشت کے سبب سستا اور سہل الحصول بھی ہے۔

آم کی اقسام

آم کی بے شمار قسمیں ہیں جو اپنے ذائقہ اور رنگ سے پہچانی جاتی ہیں۔ تاہم کوئی ان کا شمار نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ ہر قسم اپنی لذت سائز و لطافت میں منفرد ہے۔ عموماً یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ تخمی اور قلمی کچے آم کو جب تک اس میں گٹھلی پیدا نہیں ہوتی کیری کہتے ہیں۔ کچے آم کا مزہ ترش اور پکے آم کا شیریں ہوتا ہے۔ تاہم بعض آم کھٹے میٹھے بھی ہوتے ہیں۔ کچے آم بعض امراض میں نقصان دیتے ہیں۔ اس دنیا میں با مقصد زندگی گذارنے کیلئے قرآن کریم نے ہر شعبہ حیات میں رہنمائی دی ہے اور انسان کے جسم و صحت کے لئے بھی بڑی واضح اور نہائت صریح ہدایات دی ہیں اگر اس نعمت عظیم کو ضرورت سے زیادہ استعمال کریں اور حد اعتدال کو نظر انداز کریں تو یہ خون میں حدت پیدا کرتا ہے۔ جس سے بعض لوگوں کو منہ میں چھالے ہو جاتے ہیں یا پھر پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں۔

پکے ہوئے تخمی آم کا رس چوسا جاتا ہے اور قلمی آم کو عام طور پر تراش کر استعمال کیا جاتا ہے۔ پکا ہوا آم خواہ وہ قلمی ہو یا تخمی فوائد کے اعتبار سے بہتر ہوتا ہے۔ پکا ہوا آم میٹھا ہونے کے ناطے پیٹ میں گرانی پیدا نہیں کرتا اور زود ہضم ہونے کے سبب جلد جزو بدن بن جاتا ہے۔ پکا ہوا میٹھا آم تاثیر کے لحاظ سے گرم خشک ہوتا ہے۔ اس لئے آم کھانے کے بعد پانی ملا ہوا دودھ (کچی لسی) پینے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اس طریقے سے استعمال کرنے سے بدن فربہ نہیں ہوتا۔ جسم میں تازگی آتی ہے۔ معدہ مثانہ اور گردہ کو قوت ملتی ہے اور اعضائے رئیسہ کو قوت پہنچتی ہے۔ آم جتنا میٹھا ہوگا اتنا ہی گرم ہوگا۔ جتنا زیادہ ترشی والا ہوگا اتنا ہی کم گرم ہوگا۔ آم اپنے اندر نشاستہ دار شکری اجزا رکھتا ہے جس سے بدن فربہ ہوتا ہے۔ قبض کشا ہونے کی وجہ سے اجابت بافراغت ہوتی ہے اعصابی نظام کو طاقت بخشتا ہے۔ جدید تحقیقات مظہر ہے کہ آم میں دوسرے پھلوں کے مقابلے میں زیادہ تغذیہ بخش اجزا ہیں۔ اور حیاتین (وٹامنز) اے اور سی اس میں کثیر مقدار میں ہیں۔ یہاں تک کہ سیب اور سنگترے سے زیادہ حیاتین ہوتے ہیں۔ کچا آم مزاج کے اعتبار سے ٹھنڈا ہوتا ہے۔ کچا آم دوائی کی افادیت رکھتا ہے۔ بھوک لگاتا اور صفرا کو کم کرتا ہے۔ موسمی تقاضوں کو بھی باحسن پورا کرتا ہے۔ موسم گرما میں لو لگنے کا خدشہ رہتا ہے یہ لو سے بچاتا ہے۔ البتہ نزلہ زکام اور کھانسی والے حضرات کے لیے ہر قسم کا آم مضر ہے۔

پکا آم جسم میں صلاحیت عمل و توانائی بخشتا ہے۔ جگر معدہ، سینہ پھیپھڑوں دل و دماغ کو طاقت بخشتا ہے۔ خالی معدہ آم کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ کھانے کے بعد دودھ کی پتلی لسی پینی چاہئے اس طرح کھل کر پیشاب ہو جانے سے طبیعت ہلکی پھلکی محسوس ہوتی ہے۔ بعض لوگ آم کھا کر خود کو بوجھل محسوس کرتے ہیں۔ ایسے حضرات کو چاہئے کہ آم کے بعد جامن کے چند دانے کھا لیا کریں۔ کیونکہ یہ آم کا مصلح بھی ہیں۔

آم کھانے کے بعد لسی کے استعمال سے اسکے فوائد بڑھ جاتے ہیں۔ آم کی گرمی خشکی زائل ہو جاتی ہے۔ آم تمام عمر کے لوگوں کے لیے مفید ہے۔

طبی فوائد

موسم گرما میں زیادہ گرمی میں نکلنے سے لو لگ جاتی ہے ایسے میں بخار شدت کا ہوتا ہے یہاں تک کہ آنکھیں سرخ ہوتی ہیں ایسے میں لو کی مضرت رسانیوں کو ختم کرنے کے لیے کچا آم لے کر اس کو گرم راکھ میں تھوڑی دیر کے لیے دبا دیں نرم ہونے پر نکال کر اسکا رس نکال کر ٹھنڈے پانی میں چینی کے ساتھ ملا کر دیں جگر اور لو کی گرمی کے لیے تریاق کا کام دیگا۔ گنجے پن کے لیے آم کا یہ نسخہ کامیاب ہے۔

آم کا اچار جتنا پرانا ہو مناسب ہے کم از کم ایک سال پرانا ہو اس کا تیل گنج کے مقام پر لگائیں چند دنوں میں مفید نتائج سامنے آئیں گے بال جڑ میں بھی مفید ہے۔

اس کے علاوہ منہ کی بو آم کی پتلی ڈالی کی لکڑی سے روزانہ مسواک کرنے سے منہ کی بدبو جاتی رہتی ہے۔ دانت صاف چمک دار ہو جاتے ہیں۔ جریان بندش پیشاب اور ذیابیطس کے لیے اور بال سفید ہونے میں نہایت مفید ہے۔ جن لوگوں کے بال سفید ہو رہے ہیں ان کے لیے آم کے پتے اور شاخیں خشک کر کے باریک پیس لیں چند یوم کے استعمال سے مفید نتائج سامنے آئیں گے۔

الغرض آم بے پناہ شفائی اثرات رکھتا ہے۔ اور غذا کی تاثیر کے ناطے پھلوں کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ اسلیے اس سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔

بشکریہ الفضل ربوہ

آپ کے خطوط -----آپ کی رائے

ثاقب زیروی کی وفات پر ایک تعزیتی خط

بدر میں یہ افسوس ناک خبر پڑھنے کو ملی کہ مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب کا انتقال پر ملال ہو گیا ہے۔ انا لله و انا الیه راجعون.

میں جناب ثاقب زیروی کا بچپن سے فین (Fan) رہا ہوں اور ان سے بہت متاثر بھی ہوا۔ مگر اس سانحہ کو سن کر اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتا ہوں:

مٹھیوں میں خاک لے کر دوست آئے وقت دفن
زندگی بھر کی محبت کا صلہ دینے لگے

(یہ اور بات ہے کہ ہمیں اتنی بھی سعادت نہیں ملی)
لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ:

موت اس کی ہے، کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کیلئے

ثاقب زیروی صاحب کی زندگی میں ہی میرے ایک دوست نے لاہور ثاقب صاحب کی ایک نظم بھیجی تھی جسے میں نے کلکتہ کے "اخبار مشرق" کو دے دیا تھا۔ جسے اخبار والوں نے اب شائع کیا جس کا تراشہ آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ شاید آپ کو بھی پسند آئے۔

فقط و السلام
خاکسار محمد فیروز الدین انور (کولکاتا)

......نذرانۂ جاں بھی

ثاقب زیروی، لاہور

ہر سمت ہے گو ظلم و تعصب کا دھواں بھی ✿ منزل بھی نگاہوں میں ہے منزل کے نشاں بھی
ہم وارثِ دیں، وارثِ شمشیر و سناں بھی ✿ پھولوں کی مہک ہیں کبھی شعلوں کی زباں بھی
ناموس محمد پہ کبھی وقت جو آیا ✿ ہم پیش کریں گے اسے نذرانۂ جاں بھی
ہم وہ ہیں کہ دشمن کو بھی دیں دل سے دعائیں ✿ جو آئے مٹانے اسے دیں امن و اماں بھی
افریقہ کے صحرا میں کیا ہم نے اجالا ✿ یورپ کے کلیساؤں میں دی ہم نے اذاں بھی
الحاد کو للکارا سرِ محفل الحاد ✿ تثلیث کے چہرے کو کیا ہم نے عیاں بھی
توحید کے متوالوں پہ تکفیر کے فتوے ✿ واعظ کا ہے کیا خوب یہ انداز بیاں بھی
کرتے ہیں بہاروں پہ وہ تنقید مسلسل ✿ چہروں پہ لئے پھرتے ہیں جو رنگ خزاں بھی
اس راز سے واقف نہیں نفرت کے پجاری ✿ دنیا میں ہے اک چیز محبت کی زباں بھی
اٹھی ہے کچھ اس ڈھنگ سے وہ چشم کرم آج ✿ ے خار بھی سیراب ہوئے تشنہ دہاں بھی
مظلوم کی آہوں سے لرز جاتا ہے سورج ✿ طوفان اٹھا دیتا ہے اک اشک رواں بھی
ہو جائیں گے معلوم زمانے کو حقائق ✿ چھٹ جائے اک روز تعصب کا دھواں بھی
اے دیکھنے والو ہمیں نفرت سے نہ دیکھو ✿ ہیں خاک نشیں باعث تزئین جہاں بھی
ہم ان کے ہیں، جو ان کا ہو وہ مٹ نہیں سکتا ✿ ہو در پئے آزار اگر سارا جہاں بھی
پچھتائیں گے کل اپنے ہر اک جور پہ ثاقب ✿ دیتے نہیں جو آج ہمیں اذن فغاں بھی

تبلیغِ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

اہلیہ صاحبہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب وفات پاگئیں

افسوس محترمہ فرحت الہ دین صاحبہ اہلیہ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد 10 جون کو مختصر سی علالت کے بعد سکندر آباد میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترمہ موصوفہ 19 نومبر 1939ء کو محترم مولانا عبد المالک خان صاحب (ناظر اصلاح وارشاد ربوہ) کے ہاں پیدا ہوئیں تھیں اس طرح آپ نے باسٹھ سال عمر پائی۔ آپ محترم مولوی ذوالفقار علی خان صاحبؓ کی پوتی تھیں۔ آپ کی شادی محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب جو کہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دینؓ صاحب آف سکندر آباد کے پوتے اور محترم علی محمد الہ دین صاحب کے بیٹے ہیں کے ساتھ 26 جنوری 1961ء کو ہوئی تھی۔

شروع سے ہی آپ کی طبیعت میں دین سے گہرا لگاؤ تھا۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ کے مختلف عہدوں پر فائز رہ کر خدمت دین کی سعادت پائی۔ سالہا سال تک آپ صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد بھی رہیں۔ قادیان جلسہ سالانہ اور سالانہ اجتماعات میں اکثر تشریف لاتی تھیں اور تقریر کا بھی آپ کو موقعہ ملتا رہا۔ آپ کو علمی ادبی شغف تھا۔ آپ کے مضامین اخبار بدر کی زینت بنتے رہے ہیں۔ نیک سیرت، ہمدرد، غرباء کا خیال رکھنے والی، مہمان نواز، خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی اور بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھنے والی مثالی خاتون تھیں۔

11 جون کو نماز ظہر وعصر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان جو حیدر آباد میں ان دنوں مقیم ہیں سکندر آباد تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہ مرحومہ کے خاوند اور بیٹے سلطان محمد اور پوتی غرجانہ بذریعہ جہاز رات 9 بجے تابوت کے ساتھ دہلی پہنچے اور پھر بذریعہ دین 12-6-02 کی صبح ساڑھے دس بجے قادیان پہنچے۔ اسی روز ایک بجے دوپہر محترم محمد انعام صاحب غوری قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں نماز جنازہ ادا کی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ ۵/۱ حصہ کی موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے خاوند کے علاوہ دو بیٹے مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب نائب قائد علاقائی آندھرا اور مکرم خالد احمد الہ دین قائد خدام الاحمدیہ سکندر آباد اور تین بیٹیاں ڈاکٹر مبارکہ نصرت صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر کریم احمد شریف آف امریکہ، مکرمہ صالحہ عتیقہ صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر محمد احمد محمود قریشی صاحب آف امریکہ مکرمہ ڈاکٹر منصورہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رشید طارق صاحب آف قادیان چھوڑیں۔ سب بفضلہ تعالیٰ صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

قرار داد تعزیت بروفات

محترمہ فرحت الہ دین صاحبہ سابقہ صدر لجنہ سکندر آباد

آج مورخہ ۱۰ جون ۲۰۰۲ء کو یہ افسوسناک اطلاع سکندر آباد سے موصول ہوئی کہ محترمہ فرحت الہ دین صاحبہ اہلیہ مکرم صالح محمد الہ دین صاحب آج بوقت تین بجے دوپہر مختصر بیماری کے بعد وفات پا کر اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحومہ سلسلہ کے مشہور و معروف بزرگ مولانا عبد المالک خان صاحب کی صاحبزادی تھیں۔ اور خود بھی ایک جاں نثار اور فدائی احمدی تھیں۔ آپ کی شخصیت نہایت دلکش اور پیاری تھی۔ سلسلہ کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہنے والی اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ اسی راہ پر چلنے کے لئے تیار کرتی رہتیں۔

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد میں ۱۹۶۵ تا ۱۹۶۹ جنرل سیکرٹری، ۱۹۷۰ تا ۱۹۷۴ سیکرٹری ناصرات، ۱۹۷۵ تا ۱۹۷۶ سیکرٹری تبلیغ، ۱۹۷۷ تا ۱۹۸۳ نائب صدر لجنہ اور پھر ۱۹۸۳ تا ۲۰۰۰ صدر لجنہ کے عہدے پر فائز رہ کر نمایاں خدمات انجام دیں۔ اپنی لجنہ کی تمام ممبرات سے آپ کا براہ راست تعلق تھا۔ سکندر آباد کی سب ممبرات اور ناصرات آپ سے بے محبت کرتی تھیں۔

مرحومہ کو قادیان سے بے حد محبت تھی۔ جب بھی جلسہ سالانہ یا اجتماع کے موقع پر قادیان تشریف لاتیں تو ایک ایک سے ملتیں اور حال دریافت کرتیں۔ ہر محفل اور ہر جلسہ میں دل و جان سے حاضر ہو جاتیں اور محفل کی رونق آپ کے وجود سے دوبالا ہو جاتی۔ اجتماع کے موقع پر مقابلہ بیت بازی کا خوب لطف لیتیں خود بھی موقع کی مناسبت سے اشعار حضرت مسیح موعودؑ سناتیں۔

اس سال بیماری اور سخت کمزوری کے باوجود مرکز کی محبت ان کو قادیان کھینچ لائی اور سردی کی شدت کے باوجود آپ نے رمضان یہاں گزارا۔ لجنہ بھارت کا نیا دفتر بننے کی خبر سے اس قدر خوش ہوئیں کہ طبیعت کی خرابی کے باوجود تین مرتبہ دفتر آئیں اور بار بار خوشی کا اظہار کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور اپنے قرب میں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کے غم میں برابر کی شریک
ممبرات مجلس عاملہ لجنہ بھارت قادیان

نوٹ:: اسی مضمون کی قرارداد تعزیت لجنہ قادیان کی طرف سے بھی ملی ہے۔

وصایا

وصایا :: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو اپنی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:15145 میں ایس ناصر احمد، ولد مکرم زین العابدین صاحب، قوم احمدی، پیشہ معلم وقف جدید، عمر ۳۰ سال، تاریخ بیعت 1992ء، ساکن الپی، ڈاکخانہ الپی، ضلع الپی، صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2002-2-1 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد میں مبلغ چالیس ہزار روپے ایک کاروبار میں شراکت کے طور پر لگا ہوا ہے۔ جسکی ماہوار آمد اوسطاً سات سو روپے ہیں۔ اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں والدین زندہ ہیں آبائی جائیداد کا بٹوارہ نہیں ہوا ہے۔ جب بھی بٹوارہ ہوگا یا کوئی نئی جائیداد بناؤں گا اس کی اطلاع خاکسار دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہے گا۔ اس وقت خاکسار انجمن وقف جدید اندرون میں معلم ہے۔ ماہوار تنخواہ 2400 روپے ہے۔

میں تازیست حسب قوائد صدر انجمن احمدیہ جو بھی آمد ہوگی اس کا ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ نیز آئندہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد: محمد انور احمد — العبد: ایس ناصر احمد — گواہ شد: نعیم احمد ڈار

ولد محترم محمد منصور احمد صاحب — ولد محترم غلام قادر صاحب درویش

وصیت نمبر:15146 میں سفیر احمد بھٹی، ولد مکرم محمد صادق، قوم احمدی، پیشہ ملازمت، عمر 30 سال، پیدائشی احمدی، ساکن چارکوٹ، ڈاکخانہ دیری رلیوٹ، ضلع راجوری، صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2001-8-30 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد درج ذیل ہے۔

زمین چھ مرلے نزدیک گیسٹ ہاؤس

U.T.I پندرہ ہزار روپے ہیں۔ اسکے علاوہ ابھی زمین وغیرہ جائیداد کے حصے نہیں ہوئے۔ جب بھی حصے ہو جائیں گے تو خاکسار انشاء اللہ اپنی جائیداد کا ۱۰/۱ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہے گا۔

خاکسار اپنی درج شدہ تمام جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا ہے۔ نیز اگر بعد میں کسی قسم کی کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت خاکسار صدر انجمن احمدیہ کا بطور مبلغ ملازم ہے اور اس وقت خاکسار کی تنخواہ تمام الاؤنسز وغیرہ ملا کر 2987 روپے ہے۔ خاکسار اس کے بھی ۱۰/۱ حصہ کی وصیت کرتا ہے۔ خاکسار کی وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد: نعیم احمد ڈار — العبد: سفیر احمد بھٹی — گواہ شد: شریف احمد

ولد محترم غلام قادر درویش — ولد محترم بشیر احمد صاحب

وصیت نمبر:15147 میں امۃ الآخر، زوجہ سفیر احمد بھٹی، قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت، عمر 28 سال، پیدائشی احمدی، ساکن چارکوٹ، ڈاکخانہ دیری رلیوٹ، ضلع راجوری، صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2001-7-30 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد درج ذیل ہے۔

☆ایک ہار طلائی 30 گرام قیمت 12000 روپے ☆دو عدد کانٹے 12 گرام 4800 ☆دو عدد ٹاپس 3 گرام 1200 ☆دو انگوٹھیاں 10 گرام 4000 روپے ☆ایک جوڑی بالی 3 گرام 1400 روپے ☆ہار لچھہ 2000 روپے ☆ناک کا پھول ایک عدد 200 روپے ☆کل میزان 25600 روپے

ایک جوڑی پازیب نقرئی 400 روپے ☆حق مہر 40101 روپے جس میں سے 10101 روپے لے چکی ہوں باقی بذمہ خاوند ہے۔ ☆قادیان میں نزدیک گیسٹ ہاؤس 8 مرلے زمین ہے ☆راجوری میں تقریباً پونے دو مرلے زمین ہے۔

خاکسار اپنی درج شدہ تمام جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی ہے۔ نیز بعد میں اگر کسی قسم کی کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

خاکسار اس وقت بطور ٹیچر سرکاری ملازمہ ہے اور اس وقت میری ماہوار تنخواہ مع تمام الاؤنسز مبلغ 6349 ہے۔ خاکسار اس کے بھی ۱۰/۱ حصہ کی وصیت کرتی ہے۔ خاکسار کی یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے

گواہ شد: سفیر احمد بھٹی — الامۃ: امۃ الآخر — گواہ شد: شریف احمد

خاوند موصیہ — ولد بشیر احمد صاحب قادیان

وصیت نمبر 15172 میں امۃ النور شبانہ بنت مکرم جاوید اقبال اختر صاحب چیمہ قوم احمدی، پیشہ ملازمت، عمر 24 سال، پیدائشی احمدی، ساکن قادیان، ڈاکخانہ قادیان، ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 02-4-6 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ والدین اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱)...... زیور طلائی :: انگوٹھیاں دو عدد، 23 کیرٹ، وزن 8 گرام 640 ملی گرام، قیمت 4220 روپے۔

۲)...... میرا نکاح مکرم مرزا رفیع الدین مظفر صاحب مقیم آسٹریلیا سے ہو چکا ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو لاکھ روپے ہے۔

میں اس وقت نصرت گرلز کالج قادیان میں پڑھاتی ہوں جہاں سے مجھے ماہانہ مبلغ 2950 روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں اس آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتی رہوں گی۔

اگر اس کے بعد بھی کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت مورخہ 02-4-1 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد: بشیر احمد گھٹیالیاں — الامۃ: امۃ النور شبانہ — گواہ: جاوید اقبال اختر چیمہ

ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم — ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مرحوم درویش

وصیت نمبر 15173 میں عرشیہ گل زوجہ محترم سعید احمد صاحب مبشر، قوم احمدی، پیشہ خانہ داری، عمر 26 سال، پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ، ڈاکخانہ قادیان، ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 02-3-11 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱)...... حق مہر مبلغ 20000 روپے بذمہ خاوند۔

2)...... زیور طلائی :: چین طلائی ایک عدد 10 گرام۔ انگوٹھی تین عدد 10 گرام۔ ایک جوڑا کانٹے 7 گرام۔ کل وزن طلائی زیور = 27 گرام۔ قیمت 12250 روپے۔

3)...... زیور نقرئی :: پازیب ایک جوڑی 20 گرام۔ ہار ایک عدد وزن 18 گرام۔ کل وزن نقرئی زیور 38 گرام قیمت 300 روپے۔

اس وقت میری ذاتی کوئی آمد نہیں ہے۔ البتہ شوہر کی طرف سے ماہانہ 400 روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔

نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 2002-4-1 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ: سعید احمد مبشر — الامۃ عرشیہ گل — گواہ شد محمد انور احمد

ابن محترم محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان — ابن محترم منصور احمد صاحب قادیان

دعائے مغفرت

افسوس مکرم حافظ مرزا مظہر احمد صاحب ابن مکرم مرزا ظہیر الدین منور صاحب درویش مرحوم 02-5-31 بروز جمعہ بوقت شام بعمر 40 سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چار پانچ ماہ سے گردہ کی تکلیف سے بیمار تھے۔ گردہ خراب ہونے کے باعث نکال دیا گیا آپریشن کے بعد کئی عوارض لاحق ہو گئے اور کافی علاج کیا گیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مرحوم نے جامعہ احمدیہ سے حفظ قرآن کیا اور باوجود نابینا ہونے کے جامعہ احمدیہ سے مولوی فاضل کی تعلیم حاصل کی بیماری سے قبل تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان میں مددگار کارکن تھے۔ چھ سال قبل مکرم حوالدار بشیر احمد صاحب ساکن بٹھانہ کی بیٹی سے شادی ہوئی تھی۔ مرحوم نے غمزدہ بیوہ کے علاوہ دو چھوٹی بیٹیاں بعمر پانچ سال اور تین سال یادگار چھوڑے ہیں۔

وفات کی اطلاع ملنے پر انکے بڑے بھائی مکرم مرزا انور احمد صاحب نوری کینیڈا سے یکم جون کو تشریف لائے اور اسی روز ساڑھے دس بجے دن کو احمدیہ گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مکرم حافظ صاحب کی اہلیہ بچوں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حافظ صاحب مرحوم کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے۔

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 ☎2370509

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

بقیہ صفحہ: (۲)

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔(اب عوام کے خیال کے بعد اہل فہم اور علماء ربانی کے خیال کے متعلق فرماتے ہیں) مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے۔ (تحذیر الناس صفحہ 3)

مطلب یہ ہے کہ اگر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح مقصود نہیں ہے اور نعوذ باللہ گستاخی کے خواہاں ہو تو پھر بے شک خاتمیت باعتبار زمانی قرار دے دو۔ یہ تو رہے دیو بندی فرقہ کے بزرگ۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ بریلوی فرقہ کے عالم کیا کہتے ہیں۔ مولوی ابو الحسنات محمد عبد الحی صاحب لکھنوی اپنی کتاب دافع الوساوس کے صفحہ 16 پر اپنا مذہب ختم نبوت کے بارہ میں یوں پیش کرتے ہیں:۔

''بعد آنحضرت کے یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ محال ہے''

پھر یہی مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ صرف میرا ہی عقیدہ نہیں بلکہ علماء اہل سنت کا بھی یہی عقیدہ ہے فرماتے ہیں:۔

''علماء اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہوسکتا اور نبوت آپ کی عام ہے۔ اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ کا ہوگا'' (مجموعہ فتاویٰ جلد 1 مولوی محمد عبد الحی صاحب صفحہ 17)

اب آخر پر پیر طریقت الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربی (متوفی 633ھ) کا ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

''فالنبوة سارية الى يوم القيامة فى الخلق وان كان التشريع قد انقطع فالتشريع جزء من اجزاء النبوة (فتوحات مکیہ جلد 2 باب 73 سوال نمبر 82 صفحہ 100)

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ نبوت مخلوق میں قیامت کے دن تک جاری ہے۔ گو تشریعی نبوت منقطع ہوگئی ہے پس شریعت نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔

کیا 'منصف' کے مضمون نگار اور اخبار 'منصف' مذکورہ تمام علماء کرام اور بزرگان امت بشمول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی نعوذ باللہ کافر کہنے جرأت کریں گے۔؟؟

انصاف سے کہئے کہ ان تمام بزرگان امت کا وہی عقیدہ نہیں جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ ختم نبوت ہے۔؟ پس غور کرو اور خدا کا خوف کرو۔ بالآخر ہم ختم نبوت کے متعلق حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ درج کرکے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

''اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اسکا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے۔ اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت کو اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اسپر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں۔ جس کا اندازہ کوئی نہیں کرسکتا بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں'' (ملفوظات جلد اول نیا ایڈیشن صفحہ 28-327)

پھر فرماتے ہیں:۔

اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ (تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 12-411)

(باقی) (منیر احمد خادم)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تَرْكُ الدُّعَاءِ مَعْصِيَةٌ

دعا کو ترک کرنا گناہ ہے

طالب دعا از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

غزل

یہ بزمِ دنیا ہے آنا جانا تو اسمیں یونہی لگا رہے گا
نہ مجھ سے پہلے خلا تھا کوئی نہ بعد میں ہی خلا رہے گا
یہ میں نے مانا کہ بوجھ اپنا اٹھا کے چلنا ہے سب کو تنہا
یہ پھر بھی احباب ساتھ ہوں گے تو دل کو کچھ حوصلہ رہے گا
محبتوں اور چاہتوں کا یہ مان ہی تو متاعِ دل ہے
اگر بھرم یہ بھی ٹوٹ جائے تو پھر مرے پاس کیا رہے گا
یہ کیسے ممکن ہے دوستو کہ تمہارے دکھ سے مجھے نہ دکھ ہو
تمہاری آنکھیں جو نم رہیں گی تو میرا دل بھی بھرا رہے گا
نہ وسوسوں سے فرار ممکن نہ فکر و اندیشہ سے مفر ہے
یہ مسئلوں کا جہاں ہے اس میں تو اک نہ اک مسئلہ رہے گا
قدم قدم پر نئے مراحل نئے مسائل کا سامنا ہے
میں بوجھ سارے سہار لوں گی جو ساتھ میرے خدا رہے گا
کچھ اپنے جذبوں کو بھی نکھاریں کچھ اپنے اعمال بھی سنواریں
سلف کا ایمان کب تلک ڈھال بن کے آگے کھڑا رہے گا
نہ صرف دنیا سے دل لگاؤ کہ عاقبت کی بھی فکر کر لو
قدم بھٹکنے نہ پائیں گے جو خیالِ روزِ جزا رہے گا
کبھی کسی زندگی کا دھڑکا ، کبھی کسی کے وصال کا غم
یہ ایسا کانٹا ہے عمر بھر جو ہمارے دل میں چبھا رہے گا
محبتوں میں تو نفس کو مارنا بھی پڑتا ہے لحہ لحہ
اگر انا بیچ میں رہی تو دلوں میں بھی فاصلہ رہے گا
اگر ہو وسعت دلوں میں پیدا ، تعلقات استوار ہوں گے
نہیں ہے لازم کہ جو برا آج ہے وہ کل بھی برا رہے گا
اگر ہم اپنی طرف بھی دیکھیں ، ہمارے طور و طریق کیا ہیں
تو اقرباء سے کوئی شکایت نہ دوستوں سے گلہ رہے گا
اگر ہے اس کی رضا کی خواہش تو خاکساری شعار کر لیں
ہماری گردن جھکی رہے گی تو بابِ رحمت کھلا رہے گا
ہمارے خون جگر سے ہوتی ہے اس گلستاں کی آبیاری
خلوص سے سینچتے رہیں تو چمن وفا کا ہرا رہے گا
یہ آبگینہ چٹخ ہی جائے گا ایک دن ضربۂ زماں سے
کہاں تک اپنے تئیں سنبھالے ہوئے دل مبتلا رہے گا
ہموم دیمک سی بن کے انساں کو چاٹ لیتے ہیں رفتہ رفتہ
جڑیں ہی گر کھوکھلی ہوئی ہوں تو پیڑ کب تک کھڑا رہے گا

صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol:51 Wednesday 26th June 2002 Issue. No. 26

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۲ سے شروع ہو رہا ہے۔خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت کو ارسال کریں۔داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

::شرائط داخلہ::

(۱)......درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو۔(۲)......جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو(۳)......تعلیم کم از کم میٹرک ہو(۴)......قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔(۵)......عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔استثنائی صورت میں چھوٹ دئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکیگا۔(۶)امیر جماعت/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کے لئے موزوں ہے۔

☆ درخوات دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹوگراف پاسپورٹ سائز ۱۰ ر جولائی ۲۰۰۲ تک ارسال کریں۔اس کے بعد موصول ہونے والے فارم داخلہ قابل تسلیم نہ ہونگے ☆ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخل کیا جائیگا۔دفتر کی طرف سے باقاعدہ آپ کا داخلہ فارم ملنے پر کوائف کا جائزہ لیکر امیدوار کو قادیان آنے کی اطلاع ملنے پر ہی داخلہ کے لئے آئیں۔

☆ امیدوار کو سفر کے آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔داخلہ ٹیسٹ میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود کرنے ہونگے ☆ طلباء آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔

::نصاب داخلہ::

☆ تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔**اردو**::ایک مضمون۔ایک درخواست۔گرامر۔نیز تحریری پرچہ میں دینی معلومات پر سوالات اسلام اور احمدیت کے متعلق شامل ہونگے۔**انگلش**::مضمون،درخواست،اردو سے انگریزی،انگریزی سے اردو،گرامر۔انٹرویو::اسلامیات،جنرل نالج،انگلش ریڈنگ،اردو ریڈنگ،قرآن کریم ناظرہ۔

::**حفظ کلاس**::داخلہ کے لئے عمر دس بارہ سال سے زائد نہ ہو۔امیدوار کو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھنا آنا ضروری ہے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان

جامعۃ المبشرین قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۲ کو شروع ہو رہا ہے۔خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر صاحب جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔داخلہ فارم ہیڈ ماسٹر صاحب جامعۃ المبشرین سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ

۱)......درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔(۲)......جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔(۳)......کم از کم میٹرک پاس ہو یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔(۴)......قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔(۵)......عمر سترہ سال سے زائد نہ ہو۔گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دیئے جانے کے بارہ میں غور ہو سکے گا۔(۶)......امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔استثنائی صورت میں شادی شدہ امیدوار پر غور کیا جا سکتا ہے۔(۷)......امیر جماعت/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلہ کیلئے موزوں ہے۔درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع پانچ عدد فوٹو سٹامپ سائز یکم جولائی ۲۰۰۲ تک ارسال کریں۔(۸)......داخلہ فارم قادیان پہنچنے کے بعد ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔انٹرویو کے لئے آنے کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔

☆ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہونگے۔ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہونگے۔

☆ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم و سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ لیکر آئیں۔

نصاب::تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار ہوگا۔اردو::ایک مضمون اور درخواست۔انٹرویو::اسلامیات بشمول تاریخ احمدیت،جنرل نالج،انگلش ریڈنگ،اردو ریڈنگ،قرآن کریم ناظرہ۔(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

داخلہ احمدیہ انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجیئس اسٹڈیز لکھنؤ (یوپی)

............شرائط داخلہ............

☆ طالب علم کی عمر 18 سال سے کم اور 35 سال سے زائد نہ ہو۔☆ دینی تعلیم میں ماہر ہو۔☆ جسمانی و ذہنی طور پر کمزور نہ ہو۔☆ ہندی لکھنے پڑھنے میں ماہر ہو۔☆ اردو جانتا ہو۔☆ سلسلہ احمدیہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو۔☆ تعلیمی سرٹیفکٹس کے نقول و ہیلتھ سرٹیفکٹ کی اصل کاپی ارسال کرنی ہوگی۔

اس مدرسہ میں میٹرک پاس یا اس سے زائد تعلیم یافتہ طالب علم تعلیم حاصل کر کے جامعہ احمدیہ یا جامعۃ المبشرین قادیان میں جس کے بھی وہ قابل ہوگا داخل کیا جائیگا۔

اس مدرسہ میں صوبہ یوپی،اترانچل،دہلی،راجستھان،ایم پی،اور جھارکھنڈ کے غیر شادی شدہ نومبائعین طالب علم کو حسب شرائط بالا داخلہ میں ترجیح دی جائے گی۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ داخلہ فارم جامعۃ المبشرین قادیان کو ہی پر کر کے صوبائی امیر یوپی کے نام مورخہ 5 جولائی تک ارسال کر دیں۔فارم موصول ہونے پر انٹرویو کی تاریخ اور مقام کے بارہ میں مطلع کر دیا جائے گا انٹرویو میں کامیاب ہونے پر طالب علم کو داخلہ ملے گا۔داخلہ فارم سرکل انچارج صاحبان کو ارسال کر دئے جا چکے ہیں۔

(منجانب صوبائی امیر یوپی)

مکرم حفیظ احمد الہ دین سرکل انچارج دیودرگ (کرناٹک) کے اعزاز میں

الوداعیہ تقریب

مورخہ 20 اپریل کو مسجد احمدیہ دیودرگ (کرناٹک) میں مکرم حفیظ احمد الہ دین صاحب مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج دیودرگ کے تبادلہ پر الوداعیہ تقریب مکرم ناصر احمد صاحب نور نائب نگران اعلی سرکل دیودرگ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔اس موقع پر مکرم حفیظ احمد صاحب الہ دین کی گل پوشی کی گئی۔اور انہیں تحائف دئے گئے۔

اس تقریب میں مکرم محمد خواجہ حسین صاحب صدر جماعت دیودرگ،مکرم مولوی ایم اے محمود صاحب،مکرم ناصر احمد صاحب نور نائب نگران سرکل دیودرگ کی تقاریر ہوئیں۔ہر سہ مقررین نے مکرم مولوی صاحب موصوف کی خدمات کی تعریف کی اور ان کی جدائی پر اظہار افسوس کیا۔ساتھ ہی اپنی نیک تمناؤں کا بھی اظہار کیا کہ اللہ تعالی موصوف کو آئندہ بھی جہاں بھی وہ متعین ہوں اس سے بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر خدمات بجالانے کی توفیق دے۔

مکرم مولوی حفیظ احمد صاحب الہ دین نے جملہ احباب جماعت کا ان کے عمدہ تعاون،اور اس حوصلہ افزائی پر شکریہ ادا کیا اور اپنے لئے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالی انہیں بہتر رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق دے۔اس موقع پر مکرم محمد اقبال صاحب نومبائع نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔آخر پر حاضرین کی تواضع کی گئی۔

(فضل حق خان مبلغ سلسلہ)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893